پیش نظر اسے "حکم و عبر" کے زیر عنوان اسی شمارے میں شائع کیا جا رہا ہے۔

"حکمت قرآن" کے جو قارئین ماہنامہ "میثاق" کا بھی باقاعدگی سے مطالعہ کرتے ہیں ان تک مولانا محمد تقی امینی کے انتقال کی افسوسناک خبر پہنچ چکی ہوگی۔ سچی بات یہ ہے کہ مولانا کا انتقال ہمارے لئے ایک سانحے سے کم نہیں۔ ان سے جو ایک تعلق خاطر "حکمت قرآن" کے حوالے سے قائم ہوا تھا اس نے ان کے انتقال کے صدمے کو کئی چند کر دیا ہے۔ "ہدایت القرآن" کے نام سے مولانا مرحوم کا بلند پایہ تفسیری سلسلہ "حکمت قرآن" کے لئے ایسا جزو لازم بن چکا تھا جس کے بغیر یہ پرچہ بلاشبہ ادھورا محسوس ہوگا۔ "حکمت قرآن" کی پہلی جلد سے یہ تفسیری سلسلہ پرچے کا مستقل جزو رہا ہے۔ مولانا نہایت اہتمام اور بڑے اشتیاق سے اس کی اقساط ہمیں ارسال فرمایا کرتے تھے۔ حقیقت یہ ہے کہ مولانا کے انتقال سے ہم ان کے قلمی تعاون ہی سے محروم نہیں ہوئے' ان کی نیک دعاؤں اور بھرپور اخلاقی معاونت سے بھی محروم ہوگئے جو ان کی حیات دنیوی کے آخری سانس تک ہمیں حاصل تھی۔ ہم تہہ دل سے دعاگو ہیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی علمی و فکری کاوشوں کو شرف قبول سے نوازے اور انہیں اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔

مولانا محمد تقی امینی کے انتقال کی خبر ہمیں علی گڑھ یونیورسٹی کے شعبہ علوم اسلامیہ کے سابق ڈائریکٹر جناب اقبال انصاری صاحب کے خط کے ذریعے ہوئی۔ مولانا مرحوم کو "حکمت قرآن" اور اس کے مدیر سے جو خصوصی تعلق خاطر تھا اس کا اظہار انصاری صاحب کے خط سے ہوتا ہے جو حسب ذیل ہے:

مکرمی و محترمی' السلام علیکم و رحمتہ اللہ و برکاتہ

امید ہے کہ مزاج گرامی بہمہ وجوہ بخیر ہوگا۔ میں کئی دن سے آپ کو خط لکھنے کا قصد کر رہا تھا مگر کل مولانا تقی امینی کے ناگہانی حادثۂ انتقال پرملال نے مجبور کر دیا کہ آپ کو اس واقعہ فاجعہ کی اطلاع دے کر مرحوم کے لئے دعائے مغفرت کی درخواست کروں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

عجب اتفاق ہے کہ پرسوں دوپہر یعنی انتقال سے تقریباً چوبیس گھنٹہ قبل مرحوم حکمت القرآن میں سلسلہ تفسیر کے مکمل ہو جانے کے دعا خواہ ہوئے تھے اور اسی

ہمارے زیر درس ہیں اور ان میں جو مضمون بیان ہوا ہے وہ موجود الوقت صورت حال کے اعتبار سے بہت اہم ہے ---- دوسری طرف سورۃ السجدہ کی آیات کی تعداد تیس ہے۔ اور وہی مضمون اس سورۃ کی ۲۱ویں تا ۲۵ویں آیات میں ملتا ہے۔ حجم کے اعتبار سے دیکھئے کہ جو مناسبت ساٹھ اور تیس کی آپس میں ہو سکتی ہے وہی نسبت چالیس اور بیس میں بنتی ہے۔ یعنی سورۃ الروم میں بھی متعلقہ آیات سورۃ کے ۲/۳ کے بعد وارد ہوئی ہیں اور سورۃ السجدہ میں بھی اس مضمون کی حامل آیات کا ورود سورۃ کے دو تہائی کے بعد ہوا ہے۔ ان دونوں مقامات میں یہ قدر مشترک ہے کہ مضمون کے اعتبار سے ان کی پہلی پہلی آیات میں بہت گہرا تعلق اور ربط ہے اور دیگر آیات بھی مفسرین کے اصول کے مطابق کہ "**القرآن یفسر بعضہ بعضا**" ایک دوسرے کی تشریح و تفسیر کرتی ہیں۔

اب آیئے ان آیات کا مطالعہ کریں۔ فرمایا: **ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ** "ظاہر ہو چکا ہے فساد' بحر و بر میں"۔ دیکھئے اس وقت کے حالات پر یہ آیت پوری پوری منطبق ہو رہی ہے۔ ڈیڈ لائن کے ختم ہونے میں اب چند روز رہ گئے ہیں۔ (واضح رہے کہ یہ تقریر ۴ جنوری کے اجتماع جمعہ میں کی گئی تھی جبکہ امریکہ کی طرف سے عراق کو دی گئی ڈیڈ لائن ختم ہونے میں گیارہ روز باقی تھے) ایک بہت بڑا دھماکہ ہونے والا ہے' جس کی ٹک ٹک کی آوازیں گویا سنائی دے رہی ہیں اور دنیا اس وقت تباہی کے کنارے پر کھڑی ہے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ لوگوں کو اندازہ نہیں ہے کہ کیا قیامت ٹوٹنے والی ہے۔ وہ بڑے اطمینان میں ہیں کہ نہ جاننا بھی مصائب سے وقتی طور پر محفوظ اور اطمینان میں رہنے کا باعث بنتا ہے۔ لیکن اگر حالات کا شعور ہو تو رات کی نیند حرام ہو سکتی ہے۔ میرے خیال میں اس بات کا امکان ۹۰ فیصد ہے کہ جنگ ہو کر رہے گی۔ دس روز قبل میں جب لاس اینجلس میں تھا تو وہاں مجھے ٹی وی پر امریکہ کے ایک سیاست دان کا جو بڑے اونچے منصب پر فائز تھے' انٹرویو دیکھنے کا اتفاق ہوا۔ وہ صاحب امریکہ کے ان سیاست دانوں میں شامل سمجھے جاتے ہیں جو جنگ کے شدید مخالف ہیں۔ ان سے جب یہ آخری سوال کیا گیا کہ آپ کے خیال میں جنگ کے امکانات کتنے ہیں؟ ان کا جواب یہ تھا کہ ۵۵ فیصد امکان اس بات کا ہے کہ جنگ نہیں ہوگی۔ لیکن میں سمجھتا ہوں کہ بعد کے دس دنوں میں